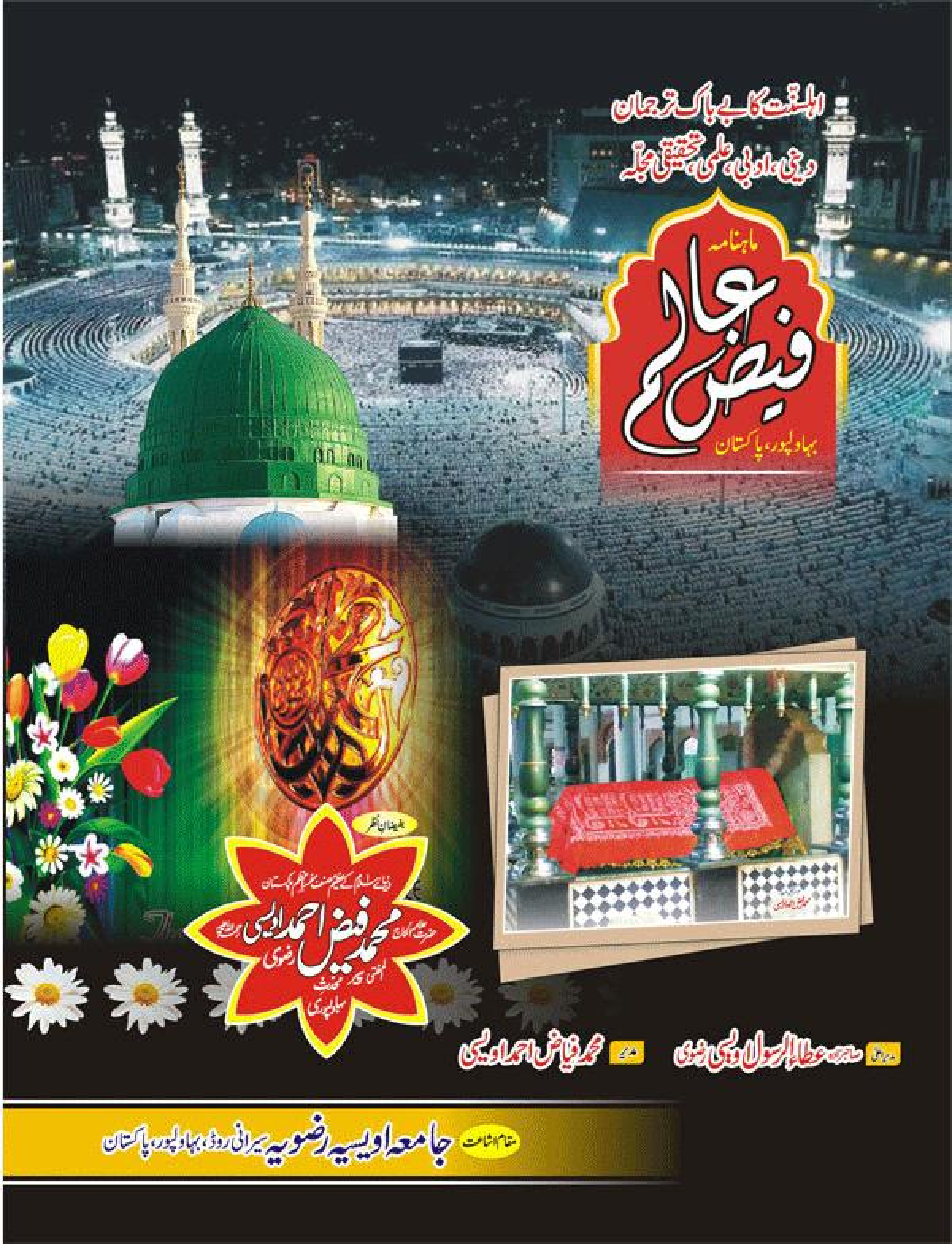


اہلسنت کا بے باک ترجمان
دینی، ادبی، علمی، تحقیقی مجلہ
ماہنامہ
فیض عالم
بہاولپور، پاکستان
محمد فیض احمد اویسی
رضوی
صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی رضوی
محمد فیاض احمد اویسی
مقام اشاعت
جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لئے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت بامقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

دین کا درد رکھنے والے حضرات سے گذارش ہے کہ اپنے صدقات، خیرات وعطیات، زکوٰۃ میں سے جامعہ میں زیر تعلیم مستحق طلباء/طالبات کے لیے ضرور حصہ نکال کر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں۔ عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام مدرسہ دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور مسلم کمرشل بینک عیدگاہ برانچ بہاولپور اکاونٹ نمبر مع برانچ کوڈ 2-1328-02-01-1136 پر ارسال فرما کر مطلع فرمائیں۔ محمد فیاض احمد اویسی رضوی ناظم اعلیٰ جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور پنجاب پاکستان

+923006825931

مختلف ممالک میں سحر وافطار کے اوقات سے متعلق دلچسپ معلومات

نصف کرہ جنوبی پر واقع اکثر ممالک میں روزے طویل دورانیے کے ہوتے ہیں تو وہیں ارجنٹائن میں روزہ صرف 9 گھنٹے کا ہوتا ہے۔

رمضان المبارک میں سحر وافطار کے اوقات دنیا بھر میں مختلف ہوتے ہیں کہیں روزے کا دورانیہ طویل اور کہیں کم ہوتا ہے لیکن فن لینڈ اور سویڈن کے مسلمان دنیا کے طویل ترین دورانیے کے روزے رکھیں گے جہاں سحر وافطار میں چند ہی گھنٹوں کا فرق ہوتا ہے۔

پاکستان سمیت دنیا کے اکثر ممالک میں روزے کا دورانیہ 15 سے 16 گھنٹے کے قریب ہوتا ہے، سخت گرمی اور موسم کی شدت کے باوجود بڑے، بوڑھے، جوان اور بچے سب ہی ذوق وشوق سے اسے پورا کرتے ہیں جب کہ سعودی عرب اور خلیجی ممالک میں روزے دار 50 ڈگری سینٹی گریڈ کی گرمی میں روزے پورے کرتے ہیں۔

طویل دورانیے کے روزے نصف کرہ جنوبی پر واقع اسکینڈی وینین ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے روزے کچھ زیادہ طویل ہوتے ہیں جہاں اوسطاً روزہ 21 گھنٹے کا ہوتا ہے جب کہ کچھ علاقوں میں تو یہ وقت بڑھ کر 24 گھنٹے تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ اس سال سویڈن، ڈنمارک، فن لینڈ اور آئس لینڈ میں روزے کا دورانیہ 21 گھنٹے کا ہے لیکن ان ممالک کے شمالی حصوں میں یہ دورانیہ 24 گھنٹے تک محیط ہوگا۔ سویڈن اور آئس لینڈ میں جون کے مہینے میں 24 گھنٹے تک سورج غروب ہی نہیں ہوگا جہاں 23 گھنٹے اور 59 منٹ بعد جا کر سورج اپنی آنکھیں بند کرنا شروع کرے گا اور روزے داروں کے لیے افطار کے لمحات شروع ہوں گے۔

مختصر دورانیے کے روزے

ایک طرف روزے اتنے طویل تو دوسری طرف ارجنٹائن اور آسٹریلیا میں روزے 9 اور 10 گھنٹے کے ہوتے ہیں جہاں لوگ موسم اور سحر واوقات کے دورانیے سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ارجنٹائن میں جون میں روزے کا دورانیہ 8 اور 9 گھنٹے تک محدود ہو جاتا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ ان علاقوں میں روزے کے اوقات تو طویل ہوتے ہیں لیکن یہاں موسم بھی ٹھنڈا رہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے جب کہ اسی دوران خلیجی ریاستوں میں درجہ حرارت 50 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ اپنے ہم عصر علماء کرام کی نظر میں

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کو ہم سے جدا ہوئے پانچ برس ہو گئے۔ آپ کا وصال مبارک ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۶ اگست ۲۰۱۰ء (۱۱ ربھاوں ۲۰۶۷ بکرمی) بروز جمعرات صبح 6:15 بجے اپنے جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں ہوا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

آپ کا مزار مبارک آپ کے قائم کردہ دارالعلوم ''جامعہ اویسیہ رضویہ'' بہاولپور میں مرجع خلائق ہے۔

امسال حضرت مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کا پانچواں سالانہ عرس مبارک ۳۰۔۳۱ جولائی یکم اگست ۲۰۱۵ء (جمعہ تا اتوار) ہو رہا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں آپ کی دینی، تبلیغی، تدریسی، علمی، تصنیفی خدمات کے حوالے سے آپ کے ہمعصر علماء کرام کے تاثرات پیش خدمت ہیں۔

قلم پر اتنی عظیم قدرت کی مثال اب تک میری نظر سے نہیں گزری

از: رئیس التحریر علامہ ارشد القادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (انڈیا)

حضور مفسر اعظم پاکستان کی تصانیف کی فہرست ''علم کے موتی'' حال ہی میں شائع ہوئی ہے یہ دیکھ کر میں حیرت زدہ رہ گیا کہ علم وفن کے مختلف موضوعات پر ان کی تصنیفات سینکڑوں نہیں ہزاروں کی گنتی میں ہیں ان کی تصنیفات میں مختلف مسائل پر سینکڑوں چھوٹے چھوٹے رسائل بھی ہیں اور کئی کئی سو صفحات پر مشتمل ضخیم ضخیم کتابیں بھی ہیں۔

مثال کے طور پر صرف حدائق بخشش کی شرح وہ اب تک ۲۲ جلدوں پر لکھ چکے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ فیوض الرحمٰن کے نام سے تفسیر روح البیان کا اردو ترجمہ بھی ان کے قلم کی روانی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

ان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کی تعداد بائیس سو کے لگ بھگ ہے۔ اگر یہ ساری کتابیں چھپ جائیں تو اکیلے صرف ان ہی کی کتابوں سے ایک بہت بڑی لائبریری وجود میں آسکتی ہے۔ ان کے علمی تجربہ اور وسعت مطالعہ کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مختلف علوم وفنون پر ان کی تصنیفات کم اور کیف دونوں اعتبار سے محیر العقول اور عجوبۂ روزگار ہیں۔

ان کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جب وہ لکھنے بیٹھتے ہیں تو ان کے قلم کی نوک سے مضامین کا طوفان اُمنڈنے لگتا ہے اور بغیر کسی وقفہ کے ان کا قلم مسلسل حرکت میں رہتا ہے۔ قلم پر اتنی عظیم قدرت کی مثال اب تک میری نظر سے نہیں گزری بلاشبہ حضور مفسر اعظم پاکستان قلمی دنیا میں ایک نادر الوجود شخصیت کے حامل ہیں۔

ان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کی فہرست حروف تہجی کی ترتیب پر شائع کی گئی ہے۔اس سلسلے میں مشہور مفکر اور اپنے عہد کے صاحب طرز ادیب و محقق حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی اس رائے سے میں بھی اتفاق کرتا ہوں کہ حروف تہجی کے بجائے فن اور موضوع کے اعتبار سے ان کی کتابوں کی فہرست مرتب کی جائے تو قارئین کو بھی اپنے پسندیدہ موضوع پر کتابوں کی تلاش میں آسانی ہوجائے گی اور مصنف کے علمی تبحر اور وسعت معلومات پر بھی الگ سے کوئی دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

میں قلب کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ جب تک فضائے بسیط میں چانداور سورج کی کاروائی کا قافلہ رواں دواں ہے حقائق کی تلاش میں حضور مفسر اعظم پاکستان کے قلم کا بھی سفر جاری رہے۔ چانداور سورج کی شعاعیں ساکنانِ خطہ ارضی کے چہرے روشن کریں اور حضور مفسر اعظم پاکستان کا قلم دلوں کے آفاق پر عشق وایمان کا اُجالا پھیلائے۔

و یرحم اللہ عبدا قال آمینا

حضور مفسر اعظم پاکستان کا بے غرض مداح

ارشد القادری

بانی و سرپرست جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء ذاکرنگر۔

نئی دہلی ۲۵ فون۔۶۹۲۴۷۴۱/۰۱۱

یادگار اسلاف حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی مدظلہ

(امیر جماعتِ اہلسنّت کراچی)

’’فیضِ ملّت‘‘ کو ’’احوالِ آخرت‘‘ کے ترجمہ کی تکمیل پر یوں ہدیہ محبت پیش کرتے ہیں کہ ہمارے اس دور کے جلیل القدر عالم دین حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد فیض احمد اُویسی قادری رضوی مدظلہ العالیٰ صاحبِ تصانیفِ کتبِ کثیرہ جو ایک وقت میں مدرس، محدث، مؤلف، شیخ الحدیث والتفسیر، مترجم، واعظ جیسی بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں۔اُنہوں نے زیرِ نظر کتاب (البدور السافرہ فی احوال الآخرۃ) کا سلیس اُردو زبان میں ترجمہ فرما کر ہم پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔

ماہرِ رضویات، رئیس التحریر، حضرت علامہ

ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری بن مفتی اعظم ہند حضرت علامہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہما الرحمۃ

فاضل حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی نوری مدظلہ العالی وطن عزیز کی جانی پہچانی شخصیت ہیں، علماء کے درمیان وہ اپنی مخصوص خوبیوں کی وجہ سے نہایت ممتاز ہیں۔ وہ اہلسنّت و جماعت کا عظیم سرمایہ ہیں۔ وہ زبان و قلم دونوں سے ہمہ وقت دین کی خدمت میں مصروف ہیں ان کا قلم حضر ہی نہیں بلکہ سفر میں بھی چلتا رہتا ہے۔ وہ ہزاروں کتب و رسائل کے مصنف و مترجم و شارح ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ قلم کا انسان پر بڑا احسان ہے، احسان مندی کا تقاضا ہے کہ قلم چلتا رہے، علامہ فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ ناموسِ قلم کے پاسدار ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی ساعی جمیلہ کو مقبول و مشکور فرمائے۔ (آمین)

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

اُستاذ العلماء حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

(سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

اپنی تقریظ میں جو کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب ''البدور السافرہ فی احوال الآخرہ'' کا اُردو ترجمہ بنام ''احوالِ آخرت'' پر لکھی ہے فرماتے ہیں

پیش نظر کتاب علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک تصنیف ''البدور السافرہ فی احوال الآخرہ'' کا اُردو ترجمہ ہے یہ ترجمہ موجودہ دور کے کثیر التصانیف عالمِ باعمل، حضرت شیخ القرآن والحدیث علامہ و مولانا الحاج محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی مہتمم جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور نے کیا ہے۔ حضرت کی تصانیف کی تعداد ''2000'' دو ہزار سے تجاوز کر چکی ہیں (۱۹۹۰ھ کے مطابق) اللہ تعالیٰ نے ان کے اوقاتِ عزیزہ میں اور علم و قلم میں بڑی برکت رکھی ہے۔ ہر سال دورۂ تفسیر القرآن بھی پڑھاتے ہیں اور حدیث شریف اور علومِ دینیہ بھی پڑھاتے ہیں ہر سال رمضان شریف میں عمرہ ادا کرتے ہیں اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری اور اعتکاف کی سعادت سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔

خطیبِ شیریں اور زبردست مناظر بھی ہیں اس کے باوجود ان کا راہوار قلم اتنا تیز رفتار ہے کہ ان کی تصانیف، تالیفات اور تراجم کو دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یہ ایک جماعت کا کارنامہ ہے۔ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر روح البیان (عربی)

کا اُردو ترجمہ فیوض الرحمٰن پندرہ جلدوں میں، حدائقِ بخشش کی ۲۵ جلدوں میں شرح اور دیگر تصانیف کی فہرست پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تصنیف وتالیف کا کام مسخر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ اُویسی مدظلہ العالی کا سایہ تادیر دراز کرے اوران کے فیض سے اُمتِ مسلمہ کو زیادہ سے زیادہ بہرہ ور فرمائے۔ **اللھم زد فزد.**

☆ موجودہ دور کے کثیر التصانیف اور تبحر فاضل جس کا کثرتِ تصانیف وتالیفات میں کوئی مدمقابل دکھائی نہیں دیتا میری مراد حضرت شیخ التفسیر والحدیث، خطیبِ باکمال، مناظر بے مثال حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ جن سے راقم نے بھی اجازتِ حدیث لی ہے اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر سلامت رکھے اوران کے برق رفتار قلم کی جولانیاں سلامت رہیں (آمین) بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُستاذ العلماء علامہ محمد افتخار احمد قادری مصباحی مدظلہ

(جامعہ اشرفیہ مبارک پور انڈیا ورکن المجمع الاسلامی)

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی قادری دامت برکاتہم العالیہ جن کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ آپ کی مؤلفات کی تعداد تین ہزار سے زائد ہے (اب یہ تعداد چار ہزار سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ **الحمد للہ رب العالمین**) جن میں سے اب تک ایک ہزار سے زائد شائع ہو کر عوام وخواص سے قبولیت کی سند پا چکی ہیں ان میں امامِ اہلِ سنت، مجدد دِین وملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ العزیز کے نعتیہ کلام ''حدائق بخشش'' کی شرح تو بے مثل وبے نظیر ہے بلکہ یہ شرح علامہ اُویسی صاحب کی ثقاہت، علمی تبحر فکری پر شاہد وعادل ہے جو کسی شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ بتایا گیا ہے کہ حدائق بخشش کی شرح کی تقریباً ۲۵ ضخیم جلدیں تیار ہو چکی ہیں۔ امام احمد رضا خاں کا کلام قرآن وسنت کا ترجمان وآئینہ ہے جو ان کے کلام کی ایسی شرح لکھنے پر قادر ہو وہ یقیناً ''وقت کا بحر العلوم'' ہے۔ **اللھم زد فزد**، آمین

پیر طریقت حضرت علامہ قاضی عبدالدائم نقشبندی صاحب

(فرزند و جانشین حضرت معظم قاضی محمد صدرالدین (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

سرپرستِ اعلیٰ دارالعلوم ربانیہ محلّہ عیدگاہ ہری پور ہزارہ پاکستان)

علامہ سیوطی اور اعلیٰ حضرت کے بعد حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالی نے یہ سعادت بخشی ہے کہ انہوں نے اپنے قلم کو خوب استعمال کیا ہے اور عربی و اردو میں اتنی کتابیں تصنیف کر ڈالی ہیں کہ ''علم کے موتی حصہ اول'' کے نام سے الحاج صوفی محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی صاحب نے ان کی دو ہزار سے زائد تصنیفات کی ایک مسبوط فہرست شائع فرمائی ہے۔ (یہ فہرست ۱۹۵۲ء تا ۱۹۹۸ء تک کی کتب کی ہے جب کہ ہنوز تحریر کا یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور تین ہزار سے زائد یہ تعداد تجاوز کر چکی ہے) جسے دیکھ کر میرے جیسا سست اور کاہل آدمی حیران رہ جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ علامہ اویسی صاحب دن رات شاید یہی کام کرتے رہتے ہوں گے مگر جب اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ درس و تدریس کو بھی پورا وقت دیتے ہیں اور وعظ و تذکیر کے لئے بھی ملک کے دور دراز تک سفر کرتے ہیں تو اس کی حیرت دوچند ہو جاتی ہے اور وہ بے ساختہ پکار اٹھتا ہے

ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ۝ (پ ۲۷، الحدید آیت ۲۱)

ترجمہ: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

فاضلِ جلیل علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی مدظلہ العالی

(سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و صدرِ مدرس جامعہ ہجویریہ لاہور)

''البدور السافرہ'' علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تصنیف ہے اس کتاب نافعہ سے عمومی استفادہ کے لئے بقیۃ السلف، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی نے اسے اُردو زبان کا لباس دیا جس سے اس کا فائدہ دوچند ہو گیا۔ حضرت علامہ اُویسی اہلِ سنت و جماعت کے اکابر و اجلہ علماء میں سے ایک عظیم علمی شخصیت ہیں جن کا وجودِ مسعود اس وقت ملتِ اسلامیہ کے لئے ایک نعمتِ خداوندی ہے آپ نے قرطاس و قلم سے جس قدر مضبوط تعلق قائم رکھا ہے وہ قابلِ قدر ہی نہیں بلکہ ہم سب کے لئے قابلِ تقلید نمونہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اُستاذ العلماء کی دینی و ملی خدمات کو

شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور مزید خدمات کے لئے ان کو عمرِ خضر مرحمت فرمائے۔آمین

نباض قوم پاسبان مسلک رضا حضرت علامہ حاجی ابوداود محمد صادق صاحب رضوی مدظلہٗ (گوجرانوالہ)

اپنے خوبصورت اظہارِ خیال لکھتے ہیں

مفسر قرآن، شیخ الحدیث، رہنمائے ملت، محسنِ اہلسنّت، مظہر اعلیٰ حضرت، فیضِ مجسم علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہٗ العالی کی بے شمار دینی، روحانی خدمات ہیں اور اہلسنّت و جماعت پر احسانات ہیں۔ جبکہ آپ کا تازہ ترین و عظیم ترین کارنامہ آپ کی عربی تفسیر ''فضل المنّان فی تفسیر القرآن'' ہے جو صرف آپ کی ہی نہیں بلکہ تمام اہلسنّت و جماعت کے لیے ذخیرہ علم وعرفان اور سرمایۂ افتخار ہے۔الحمدللہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر چھپ چکی ہے اور انشاء اللہ باقی جلدیں بھی ترتیب وار شائع ہوتی رہیں گی۔ خدا کرے ہر جلد پہلی جلد کی نسبت نقشِ ثانی بہتر از نقشِ اول کا نمونہ ہو۔شہرہ آفاق عظیم عربی تفسیر ''روح البیان'' کا اردو ترجمہ شائع کرنا اور پاک و ہند میں مقبولیت حاصل کرنا ہی عظیم کارنامہ تھا جبکہ عربی تفسیر ''فضل المنان'' نے علامہ اویسی مدظلہٗ کے علم وفضل اور آپ کی عظیم ومقبول شخصیت کو مزید چار چاند لگا دیئے ہیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ بوسیلہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء علامہ موصوف کی عمر وصحت وفیوض وبرکات میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور آپ کا سایہ ہمیشہ اہلسنّت وجماعت واہلِ علم وفضل پر قائم دائم رکھے (آمین)

علامہ اویسی کی جملہ تصانیف وبالخصوص ترجمہ تفسیر روح البیان وعربی تفسیر ''فضل المنان فی تفسیر القرآن'' آپ کے نامہ اعمال ومیزان میں انشاءاللہ تعالیٰ بہت وزنی ذخیرہ آخرت ہوگا۔(ابوداود محمد صادق)

حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر شیخ محمد رضوان مدنی قادری ضیائی

فرزند وجانشین الشیخ علامہ فضل الرحمٰن مدنی بن قطب مدینہ ضیاء الملۃ والدین حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین مدنی قادری خلیفہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

''فیضِ ملّت'' کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں کہ

''یہ ترجمہ ایک عالم''فاضلِ جلیل''''صاحبِ تصانیفِ کثیرہ''''صاحبِ الفضیلۃ والارشاد''الشیخ ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی نے کیا ہے۔یادرہے کہ ترجمہ (عربی سے اُردو) کوئی معمولی کام نہیں بلکہ یہ بہت بڑی جدوجہد کا متقاضی ہے یہ کام وہ

کرسکتا ہے جو امرِ دقیق کا شناسا اور علمی وسعت کا حامل ہو اور اسے علوم پر کامل عبور حاصل ہو اور توفیق سے بھی بہرہ ور ہو۔ ہاں ہاں یہ کام وہ کرسکتا ہے جو لغاتِ عربیہ اور ان کی مشکلات کا پورا علم رکھتا ہو اور اسے من جانب اللہ علم وفضل کا حظِ وافر نصیب ہو۔

شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ پاکستان کے ''اُستاذ العلماء'' ''فاضلِ جلیل'' اور عالمِ اسلام میں ایک قدآور جانی پہچانی شخصیت کے حامل ہیں۔ فاضلِ مترجم کے بارے میں یہ جان کر انتہائی مسرت اور قلبی سکون حاصل ہوا کہ اُنہوں نے اب تک چار ہزار سے زائد (اب یہ تعداد پانچ ہزار کے قریب ہو چکی ہے) سے زائد کتب ورسائل وتراجم کتب پر کام کر کے دینِ مبین کی بے مثال خدمت کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔

مولانا عبدالکبیر قمبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (کوئٹہ)

حضور فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے مایہ ناز شاگرد مولانا عبدالکبیر قمبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (کوئٹہ) سے اکثر مدینہ منورہ میں ملاقات ہوتی تھی بہت ہی بااخلاق ملنسار شخصیت تھے ان کا سینہ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار تھا۔ جب ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں میرے قبلہ والدگرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ دورہ تفسیر القرآن پڑھانے کے لیے کوئٹہ آئے تو مذاہبِ باطلہ کا زور تھا ہر سمت گستاخوں وبے ادبوں کا شور تھا، صبح لاوڈ اسپیکر پر کلاس کا آغاز قصیدہ بردہ شریف سے ہوتا تھا تو مولانا قمبرانی علیہ الرحمہ صف اول میں ہوتے تھے، کوئٹہ شہر ومضافات میں حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ خطابات کے لیے تشریف لے جاتے تو بد مذاہب کا خوب رد ہوتا مولانا قمبرانی مجاہد بن کر قافلہ کے ساتھ شانہ بشانہ ہوتے۔ مدینہ منورہ میں ملاقات کے دوران کوئٹہ کے دورۂ تفسیر کی یادیں ہمیں خوب سناتے ان کے سچے عاشقِ رسول ہونے کا ثبوت ہے کہ ان کی قبر کھلنے پر ان کا جسد صحیح وسلامت تھا قبر کی مٹی ان کی محافظ بن کر ان کے جسم کو محفوظ کیئے ہوئے ہے۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی

حضور فیضِ ملت کے ساتھ گزرے ہوئے قیمتی لمحات

مولانا محمد شہزاد ترابی مدیر ماہنامہ ''تحفظ'' کراچی

ماہ رمضان کی رحمتوں اور برکتوں بھری ساعتیں گزر رہی تھیں، دل ویسے بھی سیلاب زدگان بھائیوں کی تکلیف سے غم میں ڈوبا ہوا تھا۔ اسی اثناء 15 رمضان کی صبح ٹیلی فون کی گھنٹی بجی، فون اٹھایا تو آواز آئی کہ ساڑھے تین ہزار کتابیں لکھنے والے برصغیر کے سب سے بڑے مصنف، شیخ الاسلام والمسلمین، مفسر قرآن، شیخ الحدیث والتفسیر، بقیۃ السلف حضرت علامہ مولانا مفتی ابوصالح فیض احمد اویسی صاحب علیہ الرحمہ وصال فرما گئے ہیں۔ بس خبر سنتے ہی دل مزید غم میں ڈوب گیا۔ مصروفیات کے باوجود بھی لمحہ بہ لمحہ آپ کی یادیں، آپ کی شیریں اور شفقت بھری گفتگو، آپ کا نورانی چہرہ، آپ کی صوفیانہ ادائیں اب بھی میری نظروں میں گھومتی ہیں۔ واللہ! میں اب تک آپ علیہ الرحمہ کی یادوں کو دل سے نہیں نکال سکا۔

آپ نے اپنی ساری زندگی لکھنے اور پڑھانے میں صَرف کردی۔ ہر وقت کتابوں کے دریا میں غوطہ زن رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آپ پیر طریقت، رہبر شریعت اور ولی نعمت تھے۔ آپ کی زیارت کرنے والا یہ محسوس کرتا تھا ہم صوفیائے کرام کے دور میں دوبارہ لوٹ آئے ہیں اور ایک زندہ دل ولی اللہ کی زیارت کر رہے ہیں۔ چھوٹا ہو یا بڑا، غریب ہو یا امیر، محبّ ہو یا مرید سب کے ساتھ شفقت بھرا رویہ رکھتے تھے۔

میری آپ سے سب سے پہلی ملاقات 2000ء میں ہوئی، جب آپ پاکستان چوک پر واقع علامہ عثمان برکاتی صاحب کی دکان پر ماہ رمضان میں بعد نماز عصر تشریف لائے۔ تھوڑی دیر دکان پر تشریف فرما ہوئے اور اپنے کسی محبّ کے گھر کھارادر پولیس چوکی تشریف لے گئے۔ جب آپ علامہ عثمان برکاتی صاحب کی دکان پر تشریف فرما تھے تو علامہ عثمان برکاتی صاحب نے مجھ سے بڑی پیاری بات ارشاد فرمائی کہ آج ہماری خوش نصیبی ہے کہ برصغیر کا سب سے بڑا مصنف ہماری دکان پر تشریف فرما ہے اور مجھے اس پر فخر ہے۔ کھارادر پولیس چوکی کے قریب اپنے کسی محبّ کے گھر افطاری کی، میں بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ بس اس دن سے میں آپ کا گرویدہ ہوگیا۔ آپ کی سادگی، عاجزی وانکساری، صوفیانہ طرزِ گفتگو اور سمجھانے کا انداز کس کس خوبی کو بیان کروں؟ اس کے بعد ٹیلی فون اور بعد میں موبائل پر آپ کی طبیعت کے متعلق معلوم کرتا اور حضرت سے دعائیں لیتا، فون اٹھاتے ہی میری آواز پہچان لیتے اور مسکراہٹوں سے بھری آواز میں میرا نام لیتے اور فون پر دو باتیں ضرور ارشاد فرماتے کہ اپنے پیر ومرشد علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب سے میرا اسلام کہنا اور دوسری بات

دعائیہ کلمات ہوتے۔ آپ فرماتے کہ شہزاد قادری ترابی! سدا بہار رہو گے...... سدا بہار رہو گے...... ہمیشہ سدا بہار رہو گے۔

میری دوسری ملاقات آپ کے ایک مرید کی شادی پر ہوئی۔ آپ دولہا کے برابر میں تشریف فرما تھے، میں اسٹیج پر دست بوسی کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی برابر والی کرسی پر بٹھایا اور فرمایا کہ اب میں آپ کو کہیں جانے نہیں دوں گا۔ جب کھانا شروع ہوا تو اپنے ایک طرف دولہا کو اور دوسری طرف مجھ گنہگار کو بٹھایا اور اپنے ہاتھوں سے میری پلیٹ میں کھانا ڈالتے رہتے، اس وقت خدا کی قسم! میری قسمت بھی اپنی قسمت پر ناز کر رہی تھی۔

میری حضرت سے زندگی بھر میں صرف دو ملاقاتیں ہوئیں، میں ان دونوں ملاقاتوں کو نہیں بھول پایا۔ چند سال قبل محمد اویس رضا قادری کو چاندی میں تولا گیا، میں کسی سنی ادارے میں بیٹھا تصویر میں یہ منظر دیکھ رہا تھا کہ اچانک ادارے کے سربراہ نے مجھ سے کہا کہ حضرت! اگر آپ کو چاندی میں تولنے کا اعلان ہو جائے تو؟ میں نے ان سے کہا کہ اگر مجھ سے کوئی یہ کہے کہ ہم آپ کو چاندی میں تولنا چاہتے ہیں تو میں ان سے عرض کروں کہ واقعی اگر آپ کو چاندی میں تولنا ہے تو مفتی فیض احمد اویسی صاحب کو تولیں ان کو تو سونے میں بھی تولنا کم ہے۔ میری یہ بات سن کر وہ مسکرا دیئے اور فرمایا کہ ہاں اگر کوئی اس وقت اس لائق کوئی ہستی ہے تو وہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب ہیں۔ میں نے اس دن یہ نیت کی تھی کہ اگر میرے پاس مال آیا تو میں مفتی فیض احمد اویسی صاحب کو چاندی میں تولوں گا۔ آہ! میری یہ نیت، نیت ہی رہ گئی اور مفتی صاحب اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ہمیں اس بات کا بہت افسوس ہے کہ ہم نے مفتی صاحب کی قدر نہ کی۔ ہم نے مفتی صاحب جیسی ہستی کو پہچانا ہی نہیں۔ آپ کی ایک تصنیف کا بھی حق ادا نہ کر پائے، ساڑھے تین ہزار کتابوں کا مصنف کسی فرقے میں نہیں، کوئی فرقہ اتنا بڑا مصنف نہیں لا سکا، نہ لا سکے گا۔ میرے کانوں میں ناظم آباد کے اس وقت کے سابقہ دیوبندی نوجوان کے الفاظ آج بھی گونجتے ہیں، جب وہ تحقیق کی نیت سے ایک دن مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی کراچی آیا اور ہر طرف مفتی فیض احمد اویسی صاحب کی کتابیں دیکھیں تو پکار اٹھا کہ جس مسلک میں فیض احمد اویسی صاحب جیسا مصنف ہو، وہ مسلک جھوٹا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ کہہ کر وہ سنی صحیح العقیدہ ہو گیا۔

صد افسوس! ہم نے کبھی حضرت کی کتابوں کو خرید کر پڑھا ہی نہیں۔ ہم اتنے سنی ہیں اگر پابندی سے مفتی صاحب کی ایک ایک کتاب بھی خریدتے تو مفتی صاحب کی ساری کتابیں شائع ہو جاتیں، کوئی مسودہ باقی نہ رہتا مگر ہماری غفلتوں کی وجہ سے مفتی صاحب کی آدھی کتابوں سے زائد اب تک شائع نہیں ہو سکیں۔ مفتی صاحب نے اپنی زندگی صَرف کر دی مگر ہم نے اپنا باقی نہ رہنے والا مال تک خرچ نہ کیا۔ اے میرے محترم بھائیو! مفتی صاحب علیہ الرحمہ اس دنیا سے تشریف لے گئے

مگران کی تصانیف ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔اب بھی وقت ہے کہ ہم مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی تصانیف خرید کراس سے استفادہ حاصل کریں، تقسیم کریں اور دوسروں کوبھی ترغیب دلائیں تاکہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے احسانات کا شکریہ ادا ہوسکے۔اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مفتی صاحب کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔آپ کے درجات بلند فرمائے، پسماندگان خصوصا اہل خانہ کوصبر جمیل عطاء فرمائے۔صبر جمیل پر اجر عظیم عطا فرمائے۔آپ کی اولاد، تلامذہ اور مریدین کوآپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آپ کا پیغامِ حق دنیا کے کونے کونے میں پہنچے اور اہلسنّت کوآپ کا نعم البدل عطا فرمائے۔آمین ثم آمین (بشکریہ ماہنامہ ''تحفظ'' کراچی)

حضور فیضِ ملت عالم، مدرس، مصنف، مقرر، درویش (صوفی)

علامہ طارق مجاہد جہلمی (یو کے)

نوع انسان را پیام آخریں　　　　حامل او رحمۃ للعٰلمین

بہ مصطفیٰ خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

الحمدللہ ''فیض قرآن'' ترجمہ قرآن وحواشی کے ''مترجم'' وحاشیہ نگار شیخ القرآن علامہ فیض احمد اویسی مدظلہ محولہ بالا صفات عالیہ کے حامل ہیں باقاعدہ علوم متداولہ (یعنی فاضل درس نظامی ہیں) حاصل کئے اور مستند عالم دین ہیں۔ ترجمہ قرآن و حواشی میں آپ نے جن صلاحیتوں کا اظہار کیا جو اللہ پاک نے انہیں عطا کیں ہیں وہ اہل علم کے ہاں مخفی نہیں امسال 1992ء علامہ موصوف (مصنف کتب کثیرہ) برطانیہ تشریف لائے تو آپ کا قیام بریڈفورڈ میں رہا اور گاہے بگاہے راقم الحروف کے غربت کدے پر قدم رنجہ فرما ہوئے۔ برطانیہ کے مختلف شہروں میں درسِ قرآن اور دیگر مذہبی تقریبات میں شرکت کی غرض سے تشریف لے جاتے اور وہاں مسلمانوں کے اجتماع کو قرآنی علوم سے آگاہ کر کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذوق سے باذوق کرتے۔ عربی ادب پر دسترس اور دیگر صلاحیتوں کے پیش نظر رقم الحروف نے علامہ موصوف سے عرض کیا کہ اکثر و بیشتر قرآن مجید کے اردو تراجم قدیم ہیں ان تراجم کے دوران جو الفاظ استعمال ہوئے وہ اکثر قدیم ہونے کے ساتھ بعض متروک ہو چکے ہیں اور کچھ جدید تراجم بھی مارکیٹ میں موجود ہیں ان میں مشکل اور ادبی الفاظ کی بھرمار ہے جو کہ عوام اور طلباء کے لئے قرآن فہمی میں مانع ہیں لہٰذا ایسے ترجمہ قرآن کی اشد ضرورت ہے جو عام فہم ہو، زبان کا معیار قائم ہونے کے ساتھ مفاہیم بھی واضح ہوں جس سے عوام، طلباء، علماء بیک وقت مستفید ہو سکیں۔ آپ نے راقم الحروف کی رائے وخیالات سے اتفاق کرتے ہوئے ترجمہ قرآن کا آغاز کیا دن رات کی محنت شاقہ سے اس ترجمہ قرآن کو مکمل کر دیا۔

علامہ موصوف کی شخصیت علمی وتحقیقی حلقے میں محتاجِ تعارف نہیں ''روح البیان'' کا اردو ترجمہ علمی وتحقیقی حلقے سے خراجِ تحسین لے کر زبان دانی کا لوہا منوا چکا ہے جو آپ کی عربی دانی اور قرآن فہمی پر شاہد عادل ہے۔ پھر قرآن مجید کے علوم سے محبت پر یہ دلیل کافی ہے کہ آپ پاکستان میں مختلف ''دینی مدارس'' میں ''دورۂ تفسیر القرآن'' پڑھانے کا فریضہ ادا کر کے دینی طلباء کو قرآنی علوم سے آراستہ وپیراستہ کرتے رہے ہیں۔

آپ کی شخصیت میں پانچ حیثیتیں ہیں

☆ عالم ☆ مدرس ☆ مصنف ☆ مقرر ☆ درویش (صوفی)

مذکورہ صفات کا اجتماع کبھی کبھی ہوتا ہے۔ عالم ہونے کی حیثیت سے علماء کرام کی منہاجِ فکر سے شناسا ہیں، مدرس ہونے کے اعتبار سے طلباء کی ذہنی اڑان اور نفسیات سے آگاہ ہیں، تحقیق وعلم کے نشیب وفراز، ترجمہ کی مشکلات اوراس کا حل مصنف کی صفت سے متصف ہونے کی وجہ سے بخوبی آگاہ ہیں، مقرر ہونے کی وجہ سے عوامی مزاج سے شناسا ہیں۔ آپ کی تقریر کا خاصہ ہے کہ مشکل ترین کلام کو آسان زبان میں تمثیلات وامثال سے مزین کر کے پیش کرنا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ جب علم پختہ ہو جائے تو کلام کو آسان کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ موصوف کا یہ طرہِ امتیاز ہے کہ آپ کے بیان، درسِ قرآن سے عام آدمی بھی علومِ قرآن یا نکاتِ قرآن سے اسی طرح آگاہی حاصل کریں جیسے خواص یا اہلِ علم۔ صوفی ہونے کے اعتبار سے تصوف کی تعلیمات سے مکمل آگاہی رکھتے ہوئے صوفیانہ مزاج کی دولت سے بہرہ ور ہوتے ہوئے بعض اہم تصوف کی کتابیات کے اردو تراجم کئے جو آپ کے ذوق کی آئینہ دار ہیں اس اعتبار سے صوفیانہ زبان سے بھی واقف ہیں۔ اس اعتبار سے یہ ترجمہ انفرادیت کا حامل ہے اوراس کی افادیت عیاں ہے۔ محولا بالا بحث کے آئینہ میں اگر آپ کے ترجمہ قرآن مجید کو دیکھا جائے تو اس سے بیک وقت عالم، مدرس، مصنف، طلباء، عوام، صوفیا مستفید ہوں گے۔ ایسا ترجمہ جو قرآن فہمی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرنے کی صلاحیت سے مالا مال ہے جس کے مطالعہ سے طلباء، عوام بھی استفادہ کرکے پیغامِ خداوندی سے آگاہ ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ ترجمہ قرآن عام فہم ہونے کے ساتھ بامحاورہ ہے سہل پسندی کے ساتھ زبان معیاری ہے۔ یقیناً دینی مدارس، اسکول، کالجز، یونیورسٹی (جامعات، دانشگاہوں) کے اساتذہ راقم الحروف کے پیش کردہ خیالات سے متفق ہوتے ہوئے زیرِنظر ترجمہ قرآن کو بنظرِ تحسین دیکھیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ پاک علامہ موصوف کو عمرِ خضر کے ساتھ صحت کاملہ عطا کرے تا کہ وہ پوری دلجمعی اور بھرپور سرگرمی سے مفید دینی کاموں کو جاری رکھ سکیں۔ (آمین)

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

وما علینا الا البلاغ

طارق مجاہد جہلمی

انچارج شعبہ اردو ''دی اسلامک ٹائم'' (انگریزی، اردو) سٹاکپورٹ مانچسٹر انگلینڈ

حال مقیم ۸ ڈالبی ایونیو ویسٹ پارک شائر بریڈفورڈ نمبر ۳ برطانیہ

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

(PHD)SZIC یونیورسٹی آف کراچی

بہاولپور کے بقیۃ السلف علماء میں سے مشہور مناظر، مدرس، محدث، مفسر اور کتب عدیدہ کے مترجم وشارح حضرت علامہ فیض احمد اویسی رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی علمی خدمات کا اعتراف ہر صاحبِ علم کی زبان ونوک قلم پر ہے۔ پاکستان میں فکر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے فروغ احیاء کے لیے حکیم محمد موسیٰ امرتسری و پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کے علاوہ جن چند بزرگوں کے نام لیے جا سکتے ہیں ان میں حضرت علامہ فیض احمد اویسی سرفہرست ہیں۔ بریلوی مسلک کی اشاعت میں حضرت کا حصہ بہت نمایاں ہے اور وہ اس میدان میں اپنے ہم عصروں کو بہت پیچھے چھوڑ گئے ہیں گو کہ انہیں کراچی اور لاہور کے ادارہ ہائے امام احمد رضا کی سرپرستی اور معاونت حاصل نہیں رہی اور نہ انہیں بہاولپور جیسے چھوٹے سے شہر میں بڑے شہروں جیسے مالی وسائل حاصل ہو سکے مگر اس کے باوجود انہوں نے تصنیف وتالیف ونشر واشاعت کا جو کام انجام دیا ہے وہ بڑے بڑے اداروں سے بڑھ کر ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں خود ایک ادارہ ہیں۔ سینکڑوں مطبوعہ اور ہزاروں غیر مطبوعہ تحریریں ان کی زندگی کے ایام کے کسی خاص مشن کے لیے وقف ہونے کا خود منہ بولتا ثبوت ملتا ہیں۔ ملک بھر میں جتنے تلامذہ ان کے ہیں شاید ہی کسی استاد کے ہوں۔ بریلویت کے دفاع کے جو ہنر اپنے شاگردوں کو دورہ ہائے تفسیر وحدیث میں سکھاتے ہیں وہ کسی اور کے پاس نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مناظرہ کے میدان میں انہی کے تربیت یافتہ علماء کو تلاش کیا جاتا ہے۔ ان کی تحریروں میں اعلیٰ حضرت کا رنگ جھلکتا ہے۔ وہ تفسیر لکھ رہے وہ ہوں یا تقریر فرما رہے ہوں منطق کا کوئی مسلہ سمجھا رہے ہوں یا صرف ونحو کے قواعد کی تشریح فرما رہے ہوں مخالفین کی خبر ساتھ ساتھ لیتے جاتے ہیں چنانچہ مخالف لوگ ان کے اس مخصوصِ انداز کی زبان پر انہیں وقت کا احمد رضا تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت علامہ فیض احمد اویسی اپنی حیات مستعار کے آخری سرے پر کھڑے ہیں اور دل میں یہ آرزو رکھتے ہیں کہ وہ اپنے جیتے جی اپنی تمام تحریری کاوشوں کو مطبوعہ صورت میں دیکھ سکیں۔ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، مرکزی مجلس رضا، مکتبہ رضویہ، دار العلوم امجدیہ اور دیگر بریلوی نشر واشاعت کے اداروں کو ان کی اس آرزو کی تکمیل میں بھرپور تعاون کرنا چاہیے اور نئے نئے لکھاریوں کی تلاش وجستجو کی بجائے اس کہنہ مشق محقق کے مسودات حاصل کر کے ان کی فی الفور اشاعت کا اہتمام کرنا چاہیے۔

پروفیسر علامہ غلام مصطفیٰ مجددی (شکرگڑھ پنجاب)

(حضور مفسرِ اعظم پاکستان کی مترجم الموفق پر تاثرات لکھتے ہوئے) فیض ملت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہ عصر حاضرہ کے اہلسنّت کی سربرآوردہ شخصیات میں سے ایک ہیں۔ آپ کا تعلق جنوبی پنجاب کے مردم خیز علاقے سے ہے۔ حضور محدثِ اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد فیصل آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت امام سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے جید اساتذہ سے علم قرآن وحدیث وفقہ حاصل کیا اور تمام عمر اس کی اشاعت کے لئے وقف کردی۔ آپ کا حقائق افروز اور باطل سوز قلم ان بزرگوں کی زندہ کرامت ہے جن کے قلم گوہر رقم نے تین ہزار سے زیادہ رسائل و کتب کا ذخیرہ تحریر کیا اور ہنوز اہلسنّت کی تائید اور اہل بدعت کی تردید میں جاری وساری ہے۔ حضرت فیض مجسم کی معرکۃ آلاراء کتب میں ضخیم تفسیر قرآن ''روح البیان'' کا ترجمہ بھی شامل ہے۔ فاضل موصوف نے اپنی تفسیر قرآن عربی زبان میں لکھی ہے، افسوس کہ مالی پریشانی کی وجہ سے ابھی تک یہ علم وفیض کا خزانہ مولانا کی حسرتوں تلے دبا ہوا ہے۔ کاش میری قوم خواب گراں سے بیدار ہوجائے اور وعظ فروشوں پر ہزاروں روپیہ قربان کرنے ''نعت خوانوں'' پر لاکھوں کی بلیں لٹانے اور ایمان دشمن پیروں کے آستانوں پر نذریں چڑھانے کی بجائے ایسے علمی وفکری کام کی اشاعت وطباعت کی طرف توجہ دے۔ میں ہرگز ماننے کو تیار نہیں کہ ہم بے روزگار وغریب ہیں۔ میں نے ذاتی طور پر دیکھا ہے ہم اہلسنّت میں کروڑ پتی لوگ موجود ہیں۔ شادیوں پر، الیکشن پر لاکھوں خرچ کرتے ہیں لیکن دس روپے کا کوئی رسالہ خریدنے کے لیے تیار نہیں۔ میں جانتا ہوں ہم اہلسنّت ختموں اور ایصالِ ثواب کی محفلوں میں ہزاروں دیگیں پکوا کر برادری کو کھلاتے ہیں لیکن مسلک کے لئے دس روپے دینے کے لیے بیدل مجنوں کی طرح لرزتے کانپتے ہیں۔ ہم بے حس ہیں ہم خواب گراں کا شکار ہیں۔ ہم دنیا کے لیے سب کچھ ہیں، دین کے لیے کچھ نہیں۔ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارک یاد آرہی ہے کہ

وَاللّٰہِ مَا أَخَافُ عَلَیْکُمْ أَنْ تُشْرِکُوا بَعْدِی وَلٰکِنْ أَخَافُ عَلَیْکُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِیھَا

ترجمہ: خدا (عزوجل) کی قسم مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہوجاؤ گے ہاں یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں کھوجاؤ گے۔ الحمدللہ! ہم مشرک نہیں مگر معاذ اللہ عزوجل دنیا دار اور زر پرست ہیں۔ میں ہر صاحبِ درد کے دل پر دستک دیتا ہوں کہ اگر ہم نے حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہ دامت برکاتہم العالیہ جیسے عظیم لوگوں کی قدر نہ کی تو تاریخ ہمیں معاف نہ کرے گی۔ اہلسنّت کی موجودہ باہمی کشمکش، منصب پرستی اور بے عملی انہیں تاریک راہوں پر لے جارہی ہے۔ ملک

وملت کی قیادت کی سہرا بکھرتا جا رہا ہے۔ مستقبل کے حسین خواب ٹوٹ رہے ہیں، اغیار اس تندو تیزی سے ابھر رہے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہ ایوانِ اہلسنّت کا ایک تابناک چراغ ہیں، میں نے سنا ہے کہ آپ کے آنے سے پہلے شہر بہاول پور میں بدعقیدہ لوگ چھائے ہوئے تھے۔ اہلسنّت کی کوئی مسجد اور ادارہ موجود نہ تھا، آپ کی کاوش پیہم اور اذانِ ہدایت سے بت کدوں میں زلزلے آ گئے۔ الحمد للہ! آج وہاں اہلسنّت کی مساجد اور ادارے کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ میرے استاذ مکرم حضرت پروفیسر محمد حسین آسی دامت برکاتہم العالیہ، حضرت فیض ملت دامت برکاتہم العالیہ سیرت و کردار میں اسلاف کرام کا نمونہ ہیں۔ منکسر المزاجی فطرت کا خاصہ ہے۔ حسن اخلاق طبیعت میں رچا ہوا ہے۔ صبح و شام علمی و اعتقادی گلستان کی آبیاری میں مستعد نظر آتے ہیں۔ ملک وملت کا درد رگ رگ میں سرایت پذیر ہے۔ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۹۸ء کو کامونکی منڈی میں علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہ کی زیارت نصیب ہوئی جیسے سنا ویسا پایا، میری زندگی میں ایسے خلیق و شفیق انسان کم گزرے ہیں۔ غرض ایسے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے

مت سہل ہمیں سمجھو پھرتا ہے فلک برسوں   تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

حضرت فیضِ ملت کی زیرِ کاوش ''ترجمہ المناقب'' گلشن احناف کے لئے بادِ نسیم سے کم نہیں۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تو کہلاتے ہیں مگر آپ کی مبارک زبان سیکھنے اور پھیلانے کے لیے تیار نہیں۔ حضرت فیضِ ملت قوم کے اس المیے سے آشنا ہیں لہٰذا انہوں نے اس بلند پایہ کتاب کو اردو میں تبدیل کر کے پوری قوم پر احسان فرمایا ہے۔ مولا کریم آپ کا سایہ تادیر قائم رکھے۔

تذکرہ علماء اہلسنّت

تذکرہ علماءِ اہلسنّت ضخیم کتاب حضرت مولانا محمود احمد قادری مدرس مدرسہ احسن المدارس قدیم کانپور (انڈیا) کی تصنیف ہے جس میں تیرھویں صدی ہجری کے تقریباً 265 علماء کرام کے احوال وخدمات کا تذکرہ ہے۔ مصنف کتاب نے اسے ۱۳۹۰ھ میں مکمل کیا جو پہلی بار کانپور (انڈیا) سے ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی اور طبع ثانی سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد سے ۱۹۹۲ء میں ہوئی اس طبع دوم کی ضخامت 264 صفحات ہیں اس کے صفحہ نمبر ۲۱۵ تا ۲۱۶ پر حضور فیض ملت محدث بہاولپوری کا تذکرہ مبارک موجود ہے جو نذر قارئین ہے۔

حضرت مولانا فیض احمد اویسی بہاولپوری مدظلہٗ

حضرت مولانا الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد ابن مولانا نور احمد ضلع رحیم یار خان کے قصبہ پکالاڑاں کے موضع

حامد آباد میں تقریباً ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد سے رسم تسمیہ کے بعد اولاً قرآن پاک پڑھا، پھر عربی، فارسی شروع کی ۱۹۴۸ھ میں پہلی محراب سنائی صرف دوسال میں درس نظامی کی تکمیل کی۔ ۱۹۵۲ء میں جامعہ رضویہ لائل پور میں استاذ العلماء مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محدث اعظم پاکستان سے دورۂ حدیث پڑھا۔

آپ نے ۱۹۶۳ء میں بہاولپور میں جامعہ اویسیہ رضویہ قائم کیا اور ۱۹۶۷ء میں جامعہ کے لیے (5 کنال) زمین حاصل کر کے مسجد (سیرانی) اور مدرسہ کی تعمیر کرائی جہاں اب تک آپ کا فیض درس جاری ہے۔

آپ نے اب تک (۱۹۷۱ء) چھوٹی بڑی پانچ سو کتابیں تالیف وتصنیف کی ہیں۔ احقر نے میمن رباط مکہ مکرمہ میں سیدی سندی حضرت مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا بریلوی مدظلہٗ کے پاس آپ کا رسالہ ''علم غیب'' دیکھا ہے اپنے موضوع پر خوب ہے تصانیف میں نعم الحامی شرح شرح جامی، التوضیح الکامل بشرح شرح مائۃ عامل، تفسیر اویسی قلمی، آپ کے تبحر علمی پر دال ہے آپ کے کثیر تلامذہ درس وتدریس میں مشغول ہیں۔ حضرت علامہ اویسی پاکستان کے ابھرتے ہوئے ممتاز مصنف اور کامیاب مدرس وعالم دین ہیں۔ آپ کو حضرت خواجہ الحاج محمد دین اویسی رحمۃ اللہ علیہ (خانقاہ شریف بہاولپور) سے بیعت حاصل ہے اور شیخ الاسلام مقتدائے اہل سنت حضرت مولانا الحاج شاہ مصطفیٰ رضا مدظلہٗ سجادہ نشین آستانہ عالیہ بریلی شریف ومفتی اعظم ہند نے اجازت وخلافت مرحمت فرمائی ہے۔ کثیر اللّٰہ تعالیٰ امثالہٗ فینا۔ (تذکرہ علماء اہل سنت ص ۲۱۵_۲۱۶)

دعائے مغفرت کی اپیل ہے

☆ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے مفتی محمد قربان اویسی کی بھابھی صاحبہ (اوچ شریف) کا انتقال ہوا۔

☆ علامہ خلیل احمد مہروی کی ساس صاحبہ فوت ہوئیں۔

☆ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل حضرت مولانا حافظ قاری محمد بخش (مٹھا سائیں) مہتمم جامعہ محمدیہ خانپور نورنگہ کے جواں سال بیٹے ٹریفک حادثے میں شہید ہوئے۔

دعائے مغفرت کی اپیل ہے

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے نوافل

اکیسویں (۲۱) شب کے نوافل

اکیسویں (۲۱) شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر اور سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ عزوجل اس نماز کے پڑھنے والے کے حق میں فرشتے دعائے مغفرت کریں گے۔

اکیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے نماز ختم کر کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ انشاء اللہ عزوجل اس نماز اور شب قدر کی برکت سے اللہ پاک اس کی بخشش فرمائے گا۔

اکیسویں (۲۱) شب کے وظائف

ماہ رمضان کی اکیسویں شب کو اکیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھنا بھی بہت افضل ہے۔

تیئسویں (۲۳) شب کے نوافل

ماہ مبارک کی تیئسویں (۲۳) شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ پھر بعد سلام کے ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ واسطے مغفرتِ گناہ کے یہ نماز بہت افضل ہے۔

تیئسویں شبِ قدر کو آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک دفعہ سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے اور بعد سلام کے ستر مرتبہ کلمۂ تمجید پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

وظائف:۔ تیئسویں شب کو سورۂ یٰسین ایک بار اور سورۂ رحمٰن ایک مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔

پچیسویں شب کے نوافل

ماہِ رمضان کی پچیس کی شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار سورۂ اخلاص پانچ پانچ بار ہر رکعت میں پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے کلمۂ طیبہ ایک سو دفعہ پڑھنا ہے۔ درگاہ رب العزت سے انشاء اللہ تعالیٰ بے

شمار عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

ایضاً: پچیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ استغفار پڑھے۔ یہ نماز بخششِ گناہ کے لئے بہت افضل ہے۔

ایضاً: پچیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے اور بعد سلام کے ستر دفعہ کلمۂ شہادت پڑھنا ہے۔ یہ نماز واسطے نجاتِ عذابِ قبر بہت افضل ہے۔

وظائف: ماہ رمضان پچیسویں شب کو سات مرتبہ سورۂ دخان پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اس سورۃ کے پڑھنے کے باعث عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔

: پچیسویں شب سات مرتبہ سورۂ فتح پڑھنا واسطے ہر مراد کے بہت افضل ہے۔

ستائیسویں شب کے نوافل

ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ قدر ایک ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو نبیوں کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (انشاء اللہ العظیم)

ایضاً: ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین تین دفعہ سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے سورۂ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھ کر گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ تکاثر ایک ایک بار سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔

اس نماز پڑھنے والے پر سے اللہ تعالیٰ موت کی سختی آسان کرے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس پر سے عذاب قبر بھی معاف ہو جائے گا۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ یہ تسبیح معظم پڑھنی ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کو پڑھنے والے اپنے مصلیٰ سے نہ اٹھیں گے کہ اللہ پاک ان کواوران کے والدین کے گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے لئے جنت آراستہ کرواور فرمایا کہ وہ جب تک تمام بہشتی نعمتیں اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے گا اس وقت تک موت نہ آئے گی۔واسطے مغفرت یہ نماز بہت افضل ہے۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو دورکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورۂ الم نشرح ایک ایک بار سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام ستائیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھے۔ان شاءاللہ العظیم واسطے ثواب بے شمار عبادت کے یہ نماز بہت افضل ہے۔

ایضاً: ستائیسویں شب کو چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین تین دفعہ سورہ اخلاص پچاس پچاس مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام سجدہ میں سر رکھ کر ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اس کے بعد جو حاجت دنیاوی یا دینی طلب کرے وہ انشاءاللہ تعالیٰ درگاہ باری تعالیٰ میں قبول ہوگی۔

وظائف: ستائیسویں شب کو سورۂ ملک سات مرتبہ پڑھنی واسطے مغفرت گناہ بہت فضیلت والی ہے۔ستائیسویں شب کو ساتوں حٰمٓ پڑھے یہ ساتوں حٰمٓ عذابِ قبر سے نجات اور مغفرت گناہ کے لئے بہت افضل ہیں۔

ایضاً: ستائیسویں شب قدر کو سورۂ ملک سات مرتبہ پڑھنی واسطے مغفرت گناہ بہت فضیلت والی ہے۔

انتیسویں شب کے نوافل

انتیسویں شب کو چار رکعت نماز دوسلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ بعد سلام کے سورۂ الم نشرح ستر مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز واسطے کامل ایمان کے بہت افضل ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو دنیا سے مکمل ایمان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

ایضاً: ماہ رمضان کی انتیسویں شب کو چار رکعت نماز دوسلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے درود شریف ایک سو دفعہ پڑھے۔ انشاءاللہ عزوجل اس نماز کے پڑھنے والے کو دربارِ خداوندی سے بخشش اور مغفرت عطا کی جائے گی۔

وظائف: ماہ رمضان کی انتیسویں شب کو سات مرتبہ سورۂ واقعہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ترقی رزق کے لئے بہت افضل ہے۔

ایضاً: ماہ رمضان کی کسی شب میں بعد نماز عشاء سات مرتبہ سورۂ قدر پڑھنی بہت افضل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے ہر مصیبت سے نجات حاصل ہوگی۔

جمعۃ الوداع

رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو نمازِ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال ایک بار، سورۂ اخلاص دس مرتبہ، دوسری رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کافرون تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے دس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین مرتبہ سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ بعد سلام کے درود شریف دس دفعہ پڑھے۔ اس نماز کے بے شمار فضائل ہیں اور اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک قیامت تک بے انتہا عبادت کا ثواب عطاء فرمائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

صاحبزادہ ریاض احمد اویسی کی عمرہ شریف کی ادائیگی سے واپسی

جگر گوشتہ فیض ملت علامہ ریاض احمد اویسی صوبائی ممبر امن کمیٹی پنجاب زیارت روضہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وعمرہ شریف کی سعادت کے بعد 27 جون ہفتہ کو مدینہ منورہ سے ملتان شریف کی فلائٹ سے واپس آئے آپ کے ہمراہ حضرت حافظ فیاض احمد اویسی قادری چک 23 تھے۔

صدقہ فطر

حضرت شیخ الفقہ والمیراث صاحبزادہ مفتی محمد صالح اویسی نوراللہ مرقدہٗ کی علمی، تدریسی تبلیغی خدمات سے اک جہاں فیضیاب ہوتا رہے گا وہ ساری زندگی دین مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرتے رہے۔۲۰ رمضان المبارک ٹریفک حادثہ میں شہید ہوئے۔ان کی تدفین جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں ان کی محترمہ حضرت والدہ ماجدہ رحمہ اللہ علیہا کے پہلو میں ہوئی۔ان کی لکھی ہوئی ایک نثری ی تقریر شائع کی جارہی ہے قارئین کرام سے گذارش ہے کہ ان کے رفع درجات کے لئے اپنی دعا میں یاد فرمائیں۔(ادارہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جو ہمدردی کا پیغام لے کر آیا۔عید کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں غرباء اور مساکین کی طرف خیال رکھنے کی بھی تعلیم دی اور غریبوں ،یتیموں اور مسکینوں کو بھی اس خوشی میں شریک کرنے کے لیے صدقہ فطر کا حکم دیا۔دوسری بات یہ کہ یہ دنیا اسباب کا گھر ہے۔ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے۔صدقہ فطر میں یہ حکمت بھی ہے کہ جس طرح انسان بیمار ہو جائے تو اس کی بیماری روکنے کے لیے دوائیاں بنائی گئی ہیں۔جن کے استعمال کرنے سے بحکم خدا بیماری ختم ہو جاتی ہے اور تندرستی آ جاتی ہے۔ایسے ہی روزہ دار کا روزہ گلہ کرنے سے،غیبت اور گالی گلوچ وغیرہ سے بیمار ہو جاتا ہے تو روزہ کی صحت اور تندرستی کے لیے شریعت نے صدقہ فطر واجب کر دیا تا کہ روزہ میں صحت وتندرستی آ جائے۔تیسری وجہ یہ ہے کہ عید الفطر کے دن مسلمانوں نے خوشی منانی ہے جس میں عمدہ عمدہ کھانے پکیں گے،عمدہ عمدہ لباس پہن کر نمازِ عید ادا کریں گے۔مال دار لوگ تو عمدہ کھانے پکا سکتے ہیں اور عمدہ لباس پہن سکتے ہیں مگر ایک مفلس اور غریب مسلمان کے پاس معمولی کھانے کا انتظام بھی نہیں ہوتا۔چہ جائیکہ وہ اپنے بال بچوں کو عمدہ کھانے کھلائے اور اچھا لباس پہنائے۔اس لیے رحمۃ للعالمین نے مال داروں پر صدقہ فطر واجب کر دیا کہ غریب عید کے روز اپنے اور اپنے بال بچوں کے کھانے وغیرہ کا انتظام کر سکیں۔چنانچہ مشکوٰۃ شریف وابوداؤد شریف میں ہے

فَرَضَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ زَکَاۃَ الۡفِطۡرِ طُہۡرَۃً لِلصَّائِمِ مِنُ اللَّغۡوِ وَالرَّفَثِ وَطُعۡمَۃً لِلۡمَسَاکِینِ ‘‘

ترجمہ:واجب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر کو بے ہودہ کلام سے تا کہ روزہ کی طہارت ہو جائے اور مسکینوں کے لیے کھانا بن جائے۔‘‘

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب عید الفطر کا دن ہو تو نماز عید ادا

کرنے سے پہلے فقیروں، مسکینوں کے لیے صدقہ نکالو۔

صدقہ فطر میں روزہ کی قبولیت ہے۔ سکراتِ موت اور عذاب قبر سے نجات ہے۔ جو شخص خالص یقین سے صدقہ فطر ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کو پانچ نعمتیں عطا فرماتا ہے

۱۔اس کا روزہ فراخ ہوگا۔

۲۔اس کی دعا قبول ہوگی۔

۳۔نزع کے وقت کلمہ شہادت نصیب ہوگا۔

۴۔قبر میں منکر نکیرین کے سوالوں کے جواب آسان فرمائے گا۔

۵۔پل صراط سے گزر جائے گا مگر اس کو خبر تک نہ ہوگی۔

صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، بالغ، نابالغ، مالک نصاب اور مصاحب حاجت اصلیہ یعنی جس کے لیے آدمی کو زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کے رہنے کا مکان، گرمی، سردی کے کپڑوں، گھریلو سامان، سواری کے جانور، خدمت کے لیے نوکر چاکر، کھیتی باڑی کے آلات، پیشہ وروں کے اوزار وغیرہ سے فارغ ہو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔ عید کے دن صبح صادق ہونے سے پہلے بلکہ صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے لہٰذا جو شخص صبح صادق طلوع ہوتے ہی مر گیا یا پہلے فقیر تھا غنی ہو گیا یا کافر تھا مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا، ان پر صدقہ فطر واجب ہے۔ نابالغ یا مجنون، اگر مالک نصاب ہیں تو ان پر صدقہ فطر واجب ہے۔ ان کی طرف سے ان کا ولی ان کے مال سے صدقہ فطر ادا کر دے۔ صدقہ فطر ادا کرنے کے لیے مال کا باقی رہنا بھی شرط نہیں۔ مال ہلاک ہو جانے کے بعد بھی صدقہ فطر واجب رہے گا۔ مرد مالک نصاب اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے۔ خدمت کے لیے اگر نوکر چاکر ہیں تو ان کی طرف سے بھی ان کے مالک پر صدقہ فطر واجب ہے بشرطیکہ یہ نوکر چاکر بلا تنخواہ ہوں۔ اگر با تنخواہ ہیں تو وہ اپنی طرف سے خود ادا کریں۔ اپنی بیوی اور اولاد عاقل اور بالغ کا فطرانہ اس کے ذمے نہیں۔ ماں، باپ، دادا، دادی، نابالغ بھائی اور دیگر رشتہ داروں کا فطرانہ اس کے ذمہ نہیں بلکہ وہ خود ادا کریں۔

صدقہ فطر واجب ہونے کے لیے روزہ رکھنا شرط نہیں۔ خواہ روزہ رکھا ہے یا نہیں، نماز تراویح پڑھی ہے یا نہیں، صدقہ فطر ہر حال واجب ہے۔ صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے گندم یا اس کا آٹا یا ستو نصف صاع اور جو، کھجور وغیرہ پورا صاع ہے۔ نصف صاع کی مقدار پاکستانی اوزان کے اعتبار سے سوا دو سیر ہے۔ صدقہ فطر کی ادائیگی کے لیے عمر بھر اس کا وقت ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید ادا کرنے سے پہلے ادا کر دے۔ اگر کسی مجبوری کے تحت ادا نہیں کر سکا تو عید

کے بعد بھی ادا کرسکتا ہے۔صدقہ فطرانہی لوگوں کو دیا جاسکتا ہے جن کو زکوۃ دی جاتی ہے۔جو زکوۃ لینے کے مستحق ہیں انہیں صدقہ فطر بھی دے سکتے ہیں اور جنہیں زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔انہیں صدقہ فطر بھی نہیں دیا جاسکتا۔صدقہ فطر کے مصارف کے حق دار یہ ہیں

فقیر، مسکین، مکاتب، غلام، قرض دار، اور راہ خدا میں اپنی زندگی صرف کرنے والے اور مسافر فقیر وغیرہ۔

ہمیں چاہیے کہ نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے صدقہ فطر نکال کر فقیروں، مسکینوں کو دیں تا کہ وہ ہماری طرح اپنی عید منائیں۔

امام اعظم اور علم الحدیث

حضور مفسر اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، صاحبِ تصانیف کثیرہ، خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ پیر مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مایہ ناز مطبوعہ کمیاب اور نایاب تصنیف ''امام اعظم اور علم الحدیث'' شائع ہوچکی ہے۔ یہ کتاب مفت سلسلہ اشاعت کے تحت دی جارہی ہے۔

کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات اس نمبر پر رابطہ کریں

جناب طاہر ترابی صاحب (کراچی)

03132162433

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان کی یادوں میں ایک سال حرمین شریفین کی حاضری کا احوال

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کو سن 1978ء تا 2010ء ہر سال رمضان المبارک میں مدینہ منورہ آقا کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ مسجد نبوی شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف اور تراویح میں ختم قرآن سعادت نصیب رہی آپ کی حرمین شریفین کی حاضریوں کی تفصیلات آپ ذاتی ڈائریوں میں محفوظ ہیں ان میں اکثر کمپوز ہو چکی ہیں۔ کچھ ترتیب کے مراحل میں ہیں

''حجازِ مقدس کی خوبصورت یادیں''

حضور فیض ملت علیہ الرحمۃ کی سوانح میں ایک علیحدہ ضخیم جلد ہوگی ان میں سے ایک سال کی حاضری کا مختصر احوال نذر قارئین ہے۔ یادوں کے احوال سے قبل حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ سے رمضان المبارک میں عمرہ شریف کے حوالے سے ایک سوال آیا آپ نے جواب دیا پہلے اسے پڑھ لیں۔

رمضان المبارک میں عمرہ شریف کرنے کی فضیلت

سوال: رمضان المبارک میں لوگ بڑے ذوق وشوق سے عمرہ کا اہتمام کرتے ہیں۔ کیا رمضان شریف میں عمرہ کرنے کی کوئی خاص فضیلت وارد ہے اور کن دنوں میں عمرہ کرنا منع ہے؟

جواب: ۔زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ کرنا صاحبِ استطاعت پر واجب ہے۔ بدائع الصنائع جلد 2 میں ہے

قال اصحابنا انها واجبة

سال کے تمام دنوں میں جب چاہے عمرہ کیا جا سکتا ہے البتہ یوم عرفہ، یوم النحر اور ایام تشریق میں عمرہ کرنا مکروہ ہے۔ بدائع الصنائع جلد 2 صفحہ 974 میں ہے

فان السنة كلها وقت العمرة وتجوز فى غير اشهر الحج وفى اشهر الحج لكنه يكره فعلها فى يوم عرفة ويوم النحر وايام التشريق۔

ماہ رمضان میں نفل عبادتوں کا ثواب دیگر مہینوں میں فرض ادا کرنے کے برابر ہے جس طرح رمضان شریف میں نفل پڑھنا ایک فرض کے برابر ہے اسی طرح رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ حدیث پاک ہے

عَنْ اُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِى رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

ترجمہ:۔حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔ **(جامع ترمذی شریف، کتاب الحج ،باب ماجاء فی عمرة رمضان)**

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلْعُمْرَةُ إِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

ترجمہ: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔

(صحیح بخاری شریف ،باب وجوب العمرة وفضلها،صحیح مسلم شریف ،کتاب الحج ،باب فی فضل الحج والعمرة ویوم عرفة)

نیز صحیح مسلم شریف جلد 1 میں ایک طویل روایت میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں

فَعُمْرَةٌ فِی رَمَضَانَ تَقْضِیْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِی .

ترجمہ: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر بلکہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

(صحیح مسلم شریف ،کتاب الحج ،باب فضل العمرة فی رمضان)

مسلم شریف کی اس حدیث سے رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ رمضان میں عمرہ کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کی شرافت وفضیلت حاصل ہوتی ہے. **واللّٰہ اعلم بالصواب**

اب حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ کے قلم گوہر رقم سے ایک حاضری کا احوال اس انداز سے پڑھیں کہ تصور میں مدینہ منورہ کی گلیاں ہوں

سفر مدینے دا ہر بار بڑا سوہنا

رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ/ مارچ ۱۹۹۳ء

مدینہ منور کا سفر ۱۴ رمضان (عربی) ۷ مارچ بروز اتوار حاجی خیر محمد صاحب سے الوداع کر کے حاجی ظہور احمد لاڑ فیروزہ مقیم مکہ مکرمہ کے ہاں روزہ افطار کیا انہوں نے قبل عشاء جبل نور کے قریب بس اڈہ (موقف) پر پہنچایا شب پیر شریف ۹ بجے بس مدینہ پاک کی طرف روانہ ہوئی صبح ۴ بجے مدینہ شریف پہنچ گئی۔

آداب مدینہ پاک ﷺ آج کل یہاں بے ادبی قانونی طور پر کرائی جاتی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ:

ادب گاہیست زیرآسمان ازعرش نازک تر　　　نفس گم کردہ می آید جنید بایزید اینجا

زیرآسمان عرش سے زیادہ نازک جگہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیام گاہ ہے جہاں پر حضرت جنید بغدادی اور حضرت بایزید بسطامی جیسی ہستیاں بھی دم روکے رہتی تھیں۔

قرآن پاک میں ادب سکھایا گیا﴾ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی آواز بھی اونچی نہ کرو ورنہ اس بات پر ہی تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

آپ اس مقدس ومحترم ہستی کی طرف جارہے ہیں ادب واحترام ملحوظ خاطر رہے۔ بقول شاعر

باخدا دیوانہ باش وبامحمد ہوشیار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

انتباہ﴾ حضور شافع یوم منشور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہو رہی ہے اس لئے باطنی وروحانی طور پر پاک اور صاف ہونے کی کوشش کریں، جہاں پر آپ ہی حاضری دینے نہیں جارہے بلکہ یہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے سلام کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور جو فرشتہ سلام کے لئے ایک مرتبہ حاضری دیتا ہے اسے قیامت تک دوبارہ آنے کی سعادت نہیں ملے گی۔ یہ ہم امتیوں کی خوش بختی ہے کہ ہمیں بارہا حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

ہدایات﴾ درود وسلام کا ورد جاری رکھئے اس میں بھی آپ اکیلے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور ہم کو حکم خداوندی ہے کہ ہم بطریق احسن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں اس لئے کہ اگر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس مرتبہ سلامتی نازل فرمائے گا، ہمارے ۱۰ گناہ معاف فرمائے گا اور ہمارے دس درجات بلند کرے گا۔

زائرین کرام حجاج ومعتمرین﴾ آپ سے درخواست ہے کہ مسجد نبوی شریف میں آداب واحترام کو بجالاتے ہوئے آرام سے داخل ہوں بھاگتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے نہ جائیں۔ ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے ریاض الجنۃ میں داخل نہ ہوں۔

عجز وانکساری، امتنان وتشکر کے جذبات سے بھرپور آہستہ آہستہ نگاہیں نیچے کئے ہوئے اپنی کوتاہیوں اور سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنے پر نادم اور شرمندہ ہوتے ہوئے مسجد نبوی میں داخل ہوں تاکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوں اور اپنی شفاعت کا حقدار بنالیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ شفاعت مسجد نبوی کے اندر پیتل کے دروازے کے اوپر لکھا ہوا ہے

میری شفاعت قیامت کے روز حق ہے جس کو اس بات پر ایمان نہیں ہے وہ اس روز شفاعت حاصل کرنے والوں میں سے

نہ ہوگا۔

ایک اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی درج ہے:

شَفَاعَتِیْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِیْ (او کما قال) میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہگاروں کے لئے ہوگی۔
اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سامنے سمجھتے ہوئے ادب واحتیاط سے داخل ہوں درود شریف آہستہ سے ادا کریں۔

مسجد شریف میں داخل ہوتے ہی اعتکاف کی نیت کرلیں اور تحیۃ المسجد کے نوافل ادا کریں ریاض الجنۃ تو ایک ٹکڑا ہے جنت کے باغوں کا۔ایک عاشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھا ہے کہ

بہشت بریں ہے نبی کا مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم)

لیکن سچ تو یہ ہے بہشت سے بڑھ کر ہے مدینہ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم) کا اس لئے اپنے قیامِ مدینہ منورہ کے دوران ہر جگہ ادب واحترام کو ہاتھ سے نہ جانے دیں، اہل مدینہ سے پیار ومحبت سے پیش آئیں، ان کی سختی کو باعث رحمت سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی شریف گنبد خضریٰ شریف کے سامنے گزاریں۔

اب تو مسجد نبوی میں ہی اتنی سہولتیں ہیں کہ لوگ مکانوں کی بجائے مسجد نبوی میں ہی زیادہ وقت گزارتے ہیں لیکن نہ صرف نینداور آرام طلبی کے لئے بلکہ عبادت بالخصوص درود شریف کی کثرت سے لیکن یہاں بے ادبی پر مجبور کیا جاتا ہے ان سے ہرگز نہ الجھیں اور اپنے ذوق اور شوق وادب کو بڑھائیں۔ یہاں بخار نزلہ ودیگر بیماریوں اور تکلیفوں سے نہ گھبرائیں بلکہ انہیں راحت جان وایمان سمجھیں۔

یہاں کی ہر شے کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں یہاں تک کہ اگر کھانا یا کوئی اور چیز طبیعت کو ناگوار ہے تو زبان سے نہ کہیں کہ یہ خراب ہے یا مجھے پسند نہیں مارے جاؤ گے۔ بلکہ فقیر کا تو تجربہ ہے کہ بعض بیماریوں میں جن چیزوں سے پرہیز کا حکم ہے وہ اس نیت سے استعمال میں لائیں کہ مدینہ پاک کی ہر شے شفاء ہے تو وہی چیزیں شفا بن جائیں گی جب مدینہ کی خاک شفاء ہے تو غذا کیوں شفا نہ ہوگی لیکن عقیدت کی مضبوطی شرط ہے اگر عقیدت ڈانواں ڈول ہے تو پھر خدا حافظ ہاں اگر کسی شے سے بظاہر ضرر پہنچے بھی تو اس سے اپنی خامی سمجھیں۔ مدینہ پاک کی اس شے کی طرف منسوب نہ کریں۔

فقیر کی مدینہ پاک حاضری

فقیر شب سوموار ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ ۸ مارچ (عرب کے مطابق) چار بجے شہر خوبان میں حاضر ہوا تو عنابیہ دار بن

ماضی میں پہنچا ملک الحاج محمد مختیار اوران کے بھائی الحاج ملک اللہ بخش صاحب کلیار نے میزبانی کے لئے پیش کش کی اور کمرہ نمبر ۱۰۲ منزل دوم میں فقیر کا بستر لگا دیا۔ چونکہ فقیر نے اعتکاف میں جانا ہے اس لئے یہ چند روز ان کے ہاں گزار دیئے۔

سعادت اعتکاف ﴾کئی سالوں سے فقیر کو مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کا شرف نصیب ہے اکثر سال باب مجیدی میں بیٹھنا ہوتا ہے لیکن اس سال چونکہ باب مجیدی کی دیواریں ہٹا دی گئی ہیں اس لئے بمشورہ الحاج مولانا محمد انصار اللہ صدیقی (لندن) جگہ تبدیل کر لی گئی یعنی باب عثمان کے بالمقابل بجانب جنوب دیوار کی اوٹ میں بستر بچھا دیئے۔

رفقائے اعتکاف ﴾سابقہ سالوں کے رفقاء میں سے الحاج فیاض الحق قریشی سال رواں میں اللہ کو پیارے ہو گئے الحاج رانا منیر احمد صاحب غازی (لاہور) اس سال تشریف نہیں لا سکے۔ الحاج چودھری بشیر احمد صاحب (بہاول پور) اعتکاف کے بعد پہنچے اسی لئے اعتکاف میں نہ آ سکے۔

جدید رفقاء ﴾الحاج مولانا محمد انصار اللہ صاحب صدیقی آپ انگلینڈ کے دار الخلافہ (لندن) میں عرصہ سے مقیم ہیں۔ یہاں غیر مسلم ملک میں اسلام کی خوب شمع جگائے ہوئے ہیں گذشتہ سال انگلینڈ میں تبلیغ کے لئے یہی حضرت فقیر کو لے گئے حاجی امداد اللہ مہاجر مدنی فیصل آباد، الحاج حافظ عزیز الرحمٰن گوندل اسلام آباد۔

اعتکاف کے فیوضات و برکات ﴾خوش قسمت لوگوں کو آخری عشرہ رمضان میں در رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پہ بھکاری بننے کا شرف ملتا ہے۔ بہت کچھ نصیب ہوتا ہے کیوں نہ ہو جب ایک عام آدمی کے دروازے کے بھکاری خالی ہاتھ نہیں جاتے۔ یہاں تو سرور کائنات اور قاسم رزاق جملہ مخلوقات صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم کے دروازے کی بھیک ہے بلکہ فقیر کا تو تجربہ ہے کہ یہاں کا صرف بھکاری بننا ہی بہت بڑا شرف ہے اور شب و روز یہی وہ جگہ ہے جہاں ملائکہ کو زندگی میں صرف ایک روز ہی آنا نصیب ہوتا ہے۔

باران رحمت ﴾مدینہ منورہ میں ستائیسویں شب ۲۰ مارچ (ہفتہ) کو بارش شروع ہو کر اٹھائیسویں شب کے آخری حصہ میں ختم ہوئی اور یہ بارش مسلسل ہوتی رہی کبھی زوردار کبھی دھیمی دھیمی۔ اہل مدینہ جو کئی سالوں سے یہاں مقیم ہیں فرماتے ہیں اس طرح بارش کبھی نہیں ہوئی۔ ہم اپنے طور پر خوش ہیں کہ یہی شب قدر ہو لیکن مدینہ پاک کی ہر شب شب قدر ہے۔

مدینہ پاک کی عید ﴾اعتکاف کے دن اور راتیں خوب فرحت و سرور سے بسر ہوئیں شب منگل مغرب کی نماز کے بعد عید کا اعلان ہوا رفقائے اعتکاف سے الوداع کیا اور خوب سیر ہو کر اجتماعی دعا مانگی۔

فقیر اور الحاج محمد انصار اللہ صاحب صدیقی عنابیہ آ گئے الحاج ملک محمد مختار صاحب اور اس کے بھائی ملک الحاج اللہ بخش

صاحب نے چوتھی منزل پہ ایک کمرہ دے دیا فقیر سو گیا اور صدیقی صاحب چلے گئے فقیر کا ارادہ تھا کہ اس سال عید کی نماز واپسی پر بہاول پور میں پڑھاؤں گا جاتے ہی ٹکٹ ملک اللہ بخش صاحب کو دے دی کہ وہ ۲۳ مارچ کو ٹکٹ او کے کرا دیں لیکن نہ ہو سکا۔

ٹکٹ او کے ﴿ چودھری الحاج بشیر احمد صاحب بھی یہی چاہتے ہیں کہ عید بہاولپور ہو۔ عید کی نماز کے بعد فقیر نے چودھری صاحب اور ملک اللہ بخش کلیار صاحب کو دوبارہ دفتر میں بھیجا اور خود گنبد خضراء کی حاضری کے لئے روانہ ہو گیا ۱۲ بجے واپس ہوا تو خوشخبری ملی کہ دونوں ٹکٹ او کے ہو گئے۔

الوداع یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم ﴿ عشاء کی نماز کے بعد جالی مبارک کے سامنے برستی آنکھوں سے الوداع کا عرض کیا اور ساتھ ہی التجا کی کہ نہ صرف خود بلکہ اہل وعیال اور جملہ احباب کو بار بار حاضری کی دولت نصیب ہو۔ واپس ہوتے ہی کھانا کھایا اور مکہ معظّمہ کے لئے الحاج محمد مبشر صاحب نے ڈرائیور کو تیار کیا۔ سامان رکھا احباب سے الوداع کر کے ویگن میں بیٹھے پانچ چھ گھنٹے میں مکہ معظّمہ پہنچ گئے۔

دوسرا عمرہ احرام ہم نے ذوالحلیفہ (بیر علی) سے باندھ لیا تھا۔ سامان ایک ہوٹل میں رکھا اور حرم شریف میں پہنچ گئے نوافل پڑھ کر طواف شروع کر دیا درمیان طواف میں صبح کی اذان ہو گئی۔ فقیر جلدی سے ساتوں پھیرے پورے کر کے صفا و مروہ میں پہنچ گیا۔ احناف کے وقت پر طواف پورا کر کے فجر کی نماز ادا کی اور چودھری الحاج بشیر احمد صاحب بھی آدھا گھنٹہ کے بعد فارغ ہو کر آ گئے۔ ہوٹل میں واپس پہنچ کر کپڑے تبدیل کئے الحاج خیر محمد صاحب کو اطلاع دی وہ گاڑی لے آئے جدہ پہنچنے کی جلدی ہے کہ آج کے دن ٹکٹ دوسرے کے نام بھی منتقل ہو جاتے ہیں۔

ہم ڈیڑھ گھنٹہ میں جدہ شریف پہنچ گئے۔ حاجی خیر محمد صاحب کو الوداع کیا چودھری الحاج بشیر احمد صاحب نے ہمت کر کے جلدی سے سامان بک کرا لیا۔ ظہر پھر عصر ائیر پورٹ میں ادا کی ۴ بجے جانا ہے لیکن اطلاع ملی کہ اب جہاز رات کو آٹھ بجے جائے گا۔ مغرب کی نماز پڑھی اس کے بعد جہاز میں بیٹھنے کا اعلان ہوا۔ فقیر نے عشاء کی نماز کھڑے جہاز میں ادا کر لی اور ٹھیک ۹ بجے جہاز روانہ ہوا پاکستانی ٹائم کے مطابق صبح ۴ بجے ہم کراچی پہنچ گئے۔ (آپ کی ذاتی ڈائری میں پی آئی اے کی پرواز نمبر ۳۴۳ ہے اور سیٹ نمبر ۶ ۷ ادرج ہے)

بہاول پور کا جہاز ﴿ آج (۲۵ مارچ ۱۹۹۳ء) جمعرات پاکستان میں یکم شوال المکرم ہے اور ہم نے جدہ میں روانگی کے وقت جہاز میں ہی سن لیا ہے کہ پاکستان میں آج عید ہے ائیر پورٹ کے خارجی راستے سے نکل کر ہم داخلی حصہ (بہاول پور کے لئے) میں جانے لگے تو پولیس والے نے روک لیا بڑی منت سماجت کے بعد اندر جانے دیا اندر دیکھا تو جانے والوں کے

لئے لوٹ مار کا بازار گرم نظر آیا۔ سخت پریشانی ہوئی کہ ہم دو فرد ہیں فی کس گیارہ سو روپیہ کا ٹکٹ ہے اور ٹکٹ او کے بھی نہیں گرمی بھی زوروں پر ہے مجھے یاد آ گیا کہ مفتی محمد جان صاحب مہتمم جامعہ نعیمہ مجددیہ کراچی کے عزیز الحاج غلام رسول بلوچ یہاں ائیر پورٹ افسر ہیں ان کے متعلق معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ یہاں ہیں اور انہی کی ڈیوٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد بلوچ صاحب آ گئے فقیر کو دیکھتے ہی اظہارِ مسرت کیا فقیر نے بہاول پور جانے کا کہا تو فرمایا کہ آپ کو یہاں بہاول پور والے جہاز پر لازماً بٹھاؤں گا۔ دفتر میں لے گئے چائے پلائی صبح ۶ بجے بہاولپور جانے والے جہاز کی ٹکٹ (مفت) میں ہمیں تھما دیئے اور خود ڈیوٹی میں مصروف ہو گئے اور یہ مفت میں نے اپنے سابق تصور میں کہے ورنہ ٹکٹوں پر ہمارا آنا جانا از بہاول پور تا بہاول پور تھا۔ ہاں بلوچ صاحب نہ ہوتے تو پھر یار لوگ ہم سے گیارہ فی صد فی کس وصول کرتے اور اپنا ہدیہ تحفہ بھی..... ٹھیک ۶ بجے جہاز کراچی سے بہاول پور کو روانہ ہوا سکھر اترا اس کے بعد بہاول پور تک تین گھنٹے لگا دیئے چودھری الحاج ارشد صاحب و الحاج چودھری لیاقت علی صاحب دو کاریں ائیر پورٹ بہاول پور پر لائے ہیں فقیر نے الحاج محمد ارشد صاحب کو لیا تا کہ عید نماز سیرانی مسجد میں ادا کروں۔ فقیر مسجد سیرانی میں پہنچا۔ فقیر مسجد شریف میں دوگانہ ادا کر کے گھر حاضر ہوا۔ الحمد اللہ اہل خانہ خورد وکلاں کو بخیر وعافیت پایا شکرانہ کے نوافل گھر میں ادا کیئے۔

فقط

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

روحِ رمضان المبارک

ماہ رمضان میں رحمتوں و برکتوں کا بے شمار نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بہترین اور عمدہ انعامات سے نوازتا ہے۔ سحر و افطار میں دسترخوان رنگا رنگ نعمتوں سے سجے ہوئے ہوتے ہیں۔

خواتین کے لیے اہم ہدایات ※ اکثر خواتین پورے رمضان المبارک میں اپنا زیادہ وقت کھانے پینے کی چیزوں اور دیگر اہتمام میں گزار دیتی ہیں، جس کے باعث وہ اس مبارک مہینے کی بیش قیمت لمحات کو عبادت کے بجائے دیگر امور خانہ داری میں ضائع کر دیتی ہیں۔ اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ گھر کی ذمہ داریاں ادا کرنا ضروری ہیں لیکن ہم سب کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ گزرے ہوئے لمحات کبھی واپس نہیں آتے، لہٰذا ہمیں اس قیمتی وقت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادت، قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر و اذکار کا اہتمام کرنا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے خواتین کو مردوں کے مقابلے میں رب کو زیادہ یاد کرنے اور زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا ہے۔ اِس لیے کوشش تو یہی کرنی چاہیے کہ رمضان المبارک کو صرف کھانے پینے کا مہینہ ہرگز نہیں بنانا چاہیے۔

رمضان سے قبل خواتین اپنے کچن کے بہت سے امور انجام دے سکتی ہیں۔ مثلاً مختلف قسم کی چٹنیاں بنا کر رمضان المبارک سے پہلے محفوظ کر لی جائیں۔ اسی طرح سموسے یا اس نوعیت کی افطاری کا سامان بڑی مقدار میں رمضان المبارک سے قبل ہی بنا کر کچا فریز کر لیا جائے اور بوقت ضرورت اسے فرائی کر لیا جائے۔ کچن میں کام کرنے والی خواتین مختلف قسم کی ڈیشز اس انداز میں بنا کر فریز کر سکتی ہیں کہ وہ زیادہ دنوں تک استعمال کی جا سکیں۔ اسی طرح وقت کے صحیح استعمال کے ساتھ ہمیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اللہ کے فضل سے ملنے والی تمام نعمتوں سے استفادہ کیا جائے لیکن اسراف جسے فضول خرچی کا نام دیا جاتا ہے اس سے بچا جائے۔

افطار پارٹیاں ※ رمضان المبارک میں افطار پارٹی کے نام پر کی جانے والی دعوتوں میں عموماً بہت زیادہ اسراف اور نمود و نمائش سے کام لیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کو اپنی شخصیت اور مال و دولت اور حیثیت سے متاثر کرنے کے لیے کیا گیا اہتمام، افطار کا وہ اجر نہ ضائع کر دے جو اُس نے روزہ افطار کروا کے حاصل کرنا تھا۔

خریداری ※ یہ اتنا عظیم مہینہ ہے کہ اس کا ایک ایک پل قیمتی ہے۔ اس ماہ کے اختتام پر عید الفطر کے پُرمسرت لمحات ہوتے ہیں۔ اس موقع پر ہر کوئی اچھا پہننے، اچھا کھانے کی کوشش کرتا ہے۔ عموماً اِس خریداری کے لیے رمضان المبارک کے آخری

دنوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ لیکن رمضان المبارک کے آخری عشرے کے ایام بڑے قیمتی ہوتے ہیں۔ دن کو روزے کے ساتھ رات کو طویل عبادات اور قیام الیل کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اگر ہم تھوڑی سی منصوبہ بندی کر لیں تو عید کی خریداری رمضان المبارک سے قبل کر لیا کریں تو اس کے دو فوائد حاصل ہوں گے۔ پہلا یہ کہ عید کے قریب قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اُس وقت خریداری کر کے آپ بچت کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ رمضان کی قیمتی گھڑیاں خریداری کے چکر میں ضائع نہیں ہوں گی بلکہ اس میں زیادہ سے زیادہ عبادات کا موقع مل جائے گا۔ ساتھ ہی بازاروں میں رش کی اذیت سے آپ بچ جائیں گے۔